شاہین اسلام، فاتح روم، جلیل القدر صحابیٔ رسول
کاتب وحی، امام عادل

حضرت سیدنا امیر معاویہؓ

امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ

اے امیرِ شام تیری جاہ و منزلت کی قسم
تیری شان کا ڈنکا بجا کے چھوڑوں گا
تیرے نام سے جو جلتے ہیں ملحد و زندیق
تیرے غضب سے ان کو ڈرا کے چھوڑوں گا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ مسنونہ کے بعد!

محترم سامعین! کیا اہل سنت کا میں ادنیٰ سا کارکن اتنا عرض کرسکتا ہوں کہ کم از کم آج کی رات جتنی باقی ہے یہ بیت جائے اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے فضائل و مناقب...... آپ کی عفت وہ ختم نہ ہو...... ضروری سی گزارش...... ایک بنیادی اور اصولی بات...... اگر آپ نے اس کو یاد کرلیا تو انشاء اللہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی حیثیت اور قدر و منزلت سمجھ میں آجائے گی۔

میں نے عرض کیا ہے کہ ظلم کی طرف جھکومت...... اگر جھک گئے تو جہنم لازمی ہے...... اگر تم ٹکرا نہیں سکتے تھے...... زمین میں مجبور ہو کر ظلم کا مقابلہ نہیں ہوسکتا تو...... تمہارے لئے تمہارے رب کا حکم ہے تم ہجرت کر جاؤ...... اس اصول کو سامنے رکھ کر اب معلوم یہ کرنا ہے کہ ایک طبقہ شب و روز معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما پر اس لئے نالاں ہے کہ اس کی غلیظ زبان رات دن یہ تبرا کرتی ہے کہ...... معاویہؓ ظالم تھا...... معاویہؓ نے فلاں فلاں کے حقوق غصب کر لئے...... معاویہؓ نے یہ کیا...... معاویہؓ نے وہ کیا...... معاویہؓ نے علیؓ سے لڑائی کی...... بہر حال جو منہ میں آتا ہے وہ بکا جاتا ہے...... معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے خلاف غلیظ سے غلیظ ترین زبان استعمال کی جاتی ہے...... یہ تمام تبرا ہوتا ہے...... اور گلی گلی کوچہ کوچہ پروپیگنڈہ اس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کیا جاتا ہے......

جھنگوی کا انداز:

میں آج اس انداز سے اور اس طرز سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرز کو دنیائے رفض بھی کسی قیمت پر مسترد نہ کرسکتی ہو...... اور اسے مجبور ہو کر ہمارے اس موقف کو تسلیم کرنا پڑ جائے...... اس انداز سے میں کہنا چاہتا ہوں کہ...... اگلی بات آپ یہ سمجھیں اور اس پر غور فرمائیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ...... زہرہؓ کے لخت جگر نے ...... نواسہ پیغمبر نے

......جن کو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا تھا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے جو دو مسلم جماعتوں کے مابین صلح کروائے گا وہ حسنؓ بن علیؓ کہ جو نبوت کو اتنا پیارا ہے......نبوت کے ہاں گویا اس کی قدر و منزلت یہ کہ......یہی حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں بچپن میں تشریف لا رہے تھے کہ بچپنی کی حالت میں پاؤں اکھڑ گیا......گر گئے......نبوت نے خطبہ چھوڑ کر دونوں کو اٹھایا اصحاب پیغمبر نے عرض کی کہ......آقا ہم نوکر اور غلام حاضر تھے......ہم اٹھا کے لاتے......امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ......میں اتنی دیر برداشت نہیں کر سکا کہ میں تمہیں کہوں کہ تم جاؤ اور اٹھا کے لاؤ......میرے دل میں ان کا اتنا پیار تھا کہ میں نے خطبہ قطع کر کے ان کو فوری اٹھانے کیلئے اپنے آپ کو مجبور پایا......اس لئے میں اٹھا کے لایا ہوں......اس سے آپ ان کی قدر و منزلت کو معلوم کر سکتے ہیں......یہ نواسہ رسول......زہرہ کا جگر پارہ......حیدر کرارؓ کا نور نظر اور جس کو دنیائے رفض گویا دوسرا معصوم امام تسلیم کرتی ہے......معصوم کا معنی ہوتا ہے جس سے غلطی نہ ہو......جس سے خطا نہ ہو......جس سے گناہ سرزد نہ ہو سکے......تو دنیائے رفض نے حیدر کرارؓ کے اس لخت جگر......حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دوسرا معصوم امام تسلیم کرتی ہے کہ گویا ان سے کوئی گناہ......کوئی غلطی سرزد ہو ہی نہیں سکتی......یوں سمجھ لیجئے......کہ ایک عقیدہ تو یہ ہے اپنا لیا گیا کہ تقیہ شریعت میں جائز ہے......

روافض کا عقیدہ کفر:

میں اس بحث میں جائے بغیر کہ تقیہ جائز ہے یا ناجائز ہے......لیکن تقیہ کی صورت میں بھی کسی معصوم سے گناہ سرزد نہیں ہو سکتا......یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کسی معصوم نے تقیہ کر کے زنا کر لیا کہ اس پر دباؤ ڈالا گیا......اس کو ڈنڈا دکھایا گیا......اس کو طاقت دکھائی گئی......اور اسے مجبور کیا گیا کہ تو یہ بداخلاقی کر ورنہ ہم تجھے جان سے مار دیں گے......قطعاً یہ دنیا میں گوارہ نہیں ہے کہ......کسی معصوم کو کسی گناہ پر مجبور کر دیا جائے......اور وہ مجبور ہو کر تقیہ کر کے وہ گناہ کر لے......اس لئے کہ معصوم ہوتا ہے وہ جو گناہ نہ کر سکتا ہو......جس سے گناہ کا صدور ہو نہ سکتا......چاہے اس پہ جبر کیا جائے......تب بھی گناہ کی قدرت ہی نہیں رکھتا......بلا تشبیہ

یوں سمجھے چار سال کا ایک بچہ ہے وہ زنا پر قادر نہیں ہے ...... آپ اس کو ماریں ...... اس کو پیٹیں وہ زنا نہیں کر سکے گا ...... اس لئے کہ ابھی اس میں وہ طاقت ہی نہیں آئی کہ جس کی بنیاد پر وہ اس جرم کا مرتکب ہو سکے ...... آپ مارتے رہیں ...... پیٹتے رہیں ...... دبدبہ دیتے رہیں ...... لیکن وہ سکت نہیں رکھتا کہ وہ یہ بداخلاقی کر گزرے ...... اس میں وہ طاقت نہیں ...... اس میں وہ جرات نہیں ...... وہ اس جرم سے ابھی تک قبل از بلوغت معصوم ہے ...... یہ کام نہیں کر سکتا ...... اسی طرح بلاتشبیہ کہتا ہوں کہ معصوم سے کوئی گناہ قطعاً نہیں ہو سکتا ...... جبر کرو تب بھی نہیں ہو سکتا ...... رعب سے کہو تب بھی نہیں ہو سکتا ...... اس لئے کہ وہ گناہ پر قادر ہی نہیں ہے ...... وہ گناہ کر سکتا ہی نہیں ...... تم مارو گے تب بھی نہیں کر سکے گا ...... تم ڈراؤ گے تب بھی نہیں کر سکے گا۔

تم چاہے تقیہ کی آڑ لو ...... چاہے نہ لو ...... یہ ماننا پڑے گا کہ جو معصوم ہے ...... وہ گناہ نہیں کر سکتا ...... کیوں کہ گناہ پر قدرت نہیں رکھتا ...... گناہ کر نہیں سکتا ہے ......

اسی اصول کو مدنظر رکھ کر میں کہنا چاہوں گا کہ حسن بن علیؓ کو دنیائے رفض دوسرا معصوم امام مانتی ہے ...... اور میں نے قرآن سے ایک اصول بتلایا کہ قرآن کہتا ہے ...... ظلم کی طرف جھکو مت ...... اگر جھک گئے تو تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے ...... اور دوسری آیت بتلاتی ہے کہ اگر تم مجبور ہو گئے تو تم مقابلہ نہیں کر سکتے تو پھر ہجرت کر جاؤ ...... پھر بھی ظلم کی آنکھ میں آنکھ ڈالنے کی ہمت نہیں ...... اگر تم میں بات کرنے کی جرات نہیں رہی ...... تو ہجرت ضروری ہے ...... اس ظلم کی وادی میں رہنے کی کوئی گنجائش نہیں ...... اور نہ قرآن نے کوئی تیسرا راستہ بتایا ہے ...... دو راستے بتلائے یا ٹکرا جاؤ یا ہجرت کر جاؤ ......

حضرت حسنؓ نے حضرت معاویہؓ کو مقتدا ...... امام مانا:

ان دونوں آیت کو سامنے رکھ کر اور دنیائے رفض کے اس عقیدہ کو سامنے رکھ کر کہ امام معصوم ہوتا ہے ...... میں پوچھنا چاہوں گا کہ تاریخ کا ایک ایک ورق کہتا ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ...... زہرہؓ کے لخت جگر نے ...... معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے ہاتھ

پر ہاتھ رکھا...... بیعت کی...... مقتداء اور امام مانا...... اپنی خلافت چھوڑ کے معاویہؓ کے حوالے کی...... تاریخ کی ایک ایک کتاب کہتی ہے...... ایک ایک ورق کہتا ہے...... اور صرف تاریخ ہی نہیں شیعہ کی معتبر کتابیں اقرار کرتی ہیں...... جلاء العیون اقرار کرتی ہے...... ملا باقر مجلسی کی متعدد کتابیں اقرار کرتی ہیں...... مولوی مقبول حسین شیعہ مجتہد وہ اقرار کرتا ہے...... اپنے ضمیمہ مقبول ترجمہ میں...... حسنؓ بن علیؓ نے حضرت معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور لفظ بیعت اگر ان کتب سے نہ دکھایا جاسکے...... تو میں لکھ دیتا ہوں کہ مجھے گولی ماردی جائے...... اگر لفظ بیعت موجود ہو اور کتاب شیعہ کی ہو...... اور معاویہؓ کے ہاتھ پہ ہو تو مجھے سوال کرنے کا حق ہے کہ جو نقشہ آج تم اس کاتب وحی کا پیش کرتے ہو...... جو تبرا بازی تم اس صحابی رسول پر کرتے ہو...... اگر وہ اپنی جگہ درست ہے...... معاویہؓ معاذ اللہ واقعی ظالم تھا...... معاویہ واقعی ایک منافق تھا (معاذ اللہ) وہ صحابی پیغمبر نہیں...... جو نقشہ تم پیش کرتے ہو...... معاویہ کو جو نقشہ تم اپنی اولاد کے ذہن میں اتار رہے ہو اگر معاویہؓ کے وہی نقشہ ہے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا جرم ہے...... اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا گناہ ہے...... اس کی طرف جھکاؤ بھی جائز نہیں تھا...... قرآن نے منع کیا ہے...... اگر تم اس نقشے کو برقرار رکھتے ہو تو مجھے سوال کا حق ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی پوزیشن صاف کیجیے...... انہیں تو آرڈر تھا...... ظلم کی طرف جھکئے مت...... انہیں تو آرڈر تھا...... نہیں ٹکرا سکتے تو نکل جاؤ...... علاقہ چھوڑ جاؤ...... اگر معاویہؓ طاقتور بن گیا ہے...... یہ نہیں ٹکرا سکے...... تو ہجرت کر جاتے، اس کا تو کوئی جواز نہیں تھا کہ یہ معاویہؓ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کے بیعت کر لیتے...... اگر تم معصوم مانتے ہو تو معاویہؓ کی بیعت جائز ماننا پڑے گی...... اور اگر تم معاویہؓ کی بیعت جائز نہیں مانتے حسنؓ بن علیؓ کی...... تو پھر یہ فتویٰ لگانا پڑیگا کہ حسنؓ بن علیؓ نے جرم کیا...... گناہ کیا...... اور جرم وگناہ کرنے والا کبھی معصوم نہیں کہلا سکتا...... دونوں باتوں میں ایک منتخب کیجیے...... تاکہ قوم پر تمہارا دجل...... تمہارا فریب...... تمہاری بے حیائی...... تمہاری غنڈہ گردی طشت ازبام ہو جائے۔

اصول سمجھ آ گیا ہے؟ (آ گیا ہے) اگر آپ نے یہ اصول ذہن میں رکھ لیا...... ظلم کی بات یہ ہے کہ آپ اپنے موقف کے دلائل یاد ہی نہیں کرتے...... اگر آپ یاد کر لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ رفض آئے دن پنپتا رہے...... کوئی وجہ نہیں کہ رفض آپ کے ایمان پر ڈاکہ ڈال سکے...... بشرطیکہ آپ اپنے موقف کے دلائل جانتے ہوں۔

حب صحابہ رحمت اللہ...... بعض صحابہ لعنت اللہ:

دیگر دلائل جاننے کے ساتھ ساتھ ایک بات اور بھی ہے کہ آپ تعصب کی حد تک اپنے موقف کے ساتھ گویا عقیدت رکھتے ہوں...... تعصب کی حد تک...... یہ لفظ میں نے کیوں استعمال کیا؟ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں بڑا متعصب ہے...... میں نے لفظ تعصب اس لئے استعمال کیا ہے کہ وہ شخص صحیح العقیدہ نہیں ہو سکتا جو اپنے سچے عقیدے کے ساتھ تعصب کی حد تک محبت نہ رکھتا ہو اس لئے کہ یہ تو اعلیٰ صفت ہے ایمان دار کی......

خالق ارض و سماء نے آمنہ کے لخت جگر کی مقدس جماعت کا تعارف کراتے ہوئے...... ارشاد فرمایا:

محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم (سورة الفتح)

پہلی صفت جو آئی ہے اصحاب پیغمبر کی وہ یہ ہے کہ:

اشد على الكفار

کہ ان دل و دماغ میں کفر کے خلاف نفرت سرایت کر گئی تھی...... کفر کے خلاف نفرت ان کی نس نس میں رچ بس چکی تھی...... کفر کے خلاف نفرت ان کے دل و دماغ میں گھر کر چکی تھی...... یہ ایمان کی اعلیٰ ترین مثال کہ (وہ کفر پر بہت سخت ہیں) آدمی اپنے عقیدے کے ساتھ تعصب کی حد تک عقیدت رکھتا ہو...... محبت رکھتا ہو...... اور دشمن اسلام اس کی نظروں میں کوئی وقعت نہ رکھتا ہو...... یہ ہے عقیدے کے ساتھ پیار اور محبت...... عقیدے کے ساتھ پیار وقتی نہیں ہونا چاہئے...... عقیدے کے ساتھ پیار و محبت ذاتی مفادات کی بنیاد پر نہیں ہونا چاہئے...... عقیدے کے ساتھ پیار و محبت ذاتی مفادات کی بنیاد پر نہیں ہونا چاہئے کہ اگر

مفادات ایک عقیدے کے ذریعے ملتے ہیں تو عقیدے کو قربان کر دیا جائے ...... یہ تو گویا عقیدے سے پیار نہ ہوا ...... یہ تو مفادات سے پیار ہوا ...... میری سب سے بڑی کوشش اور درخواست محنت و جستجو یہ ہے کہ ایک ایسا عنصر ایسی جماعت ایسا گروہ تیار ہو جائے کہ جس کے دل میں عقیدے کا پیار ہو ...... مفادات سے ہٹ کر ...... اولاد سے ہٹ کر ...... عقیدے کے مقابلے میں اس کی جائیداد کی ویلیو اس کی آنکھوں میں باقی نہ رہے ...... عقیدے کے مقابلے میں اس کی نظر میں اپنی اولاد کی ویلیو نہ رہے ...... عقیدے کے مقابلے میں اس کے ذاتی مفادات کوئی وقعت نہ رکھتے ہوں ...... یہ ہے پکا اور سچا مومن مسلمان اور دل سے ایک عقیدے کو تسلیم کرنے والا ...... اشداء علی الکفار ...... کا مصداق ہو ...... یہ بات میرے ذمہ رہی ...... میں نے آج تک پندرہ برس کے اس قلیل عرصہ میں آپ کے شہر میں کونے کونے پر چوک چوک پر کھڑے ہو کے ...... اس بات کو واشگاف کیا ہے ...... چیلنج دیا ہے کہ آپ آیئے میں اس بات کو صرف یہاں نہیں عدالت کے کٹہرے میں ...... میں ثابت کرونگا کہ ...... جو طبقہ ابو بکرؓ کی صحابیت نہیں مانتا اس کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے ...... جو طبقہ عائشہؓ کے تقدس کا قائل نہیں ہے ...... اس کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے ...... جس کی شب و روز تبلیغ یہ ہے کہ ...... "یہ قرآن اصل قرآن نہیں ہے" اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس کو آپ کے سامنے چیخ چیخ کر بیان کیا ہے ...... ایک ایک چوک پہ بیان دیا ہے ...... اللہ گواہ ہے کہ بدنیتی سے نہیں ...... نیک نیتی سے بیان کیا ہے ...... اور پوری جرات کے ساتھ بیان کیا ہے اور انشاء اللہ تادم زیست میں اس کو بیان کرتا رہونگا ...... میرا فرض ہے کہ میں کفر کو الگ کروں ...... اسلام کو الگ کروں ...... یہ میرا فرض منصبی ہے ...... اور مجھے حق ہے اپنی بات کو کہنے کا ...... اور الحمدللہ صرف یہ بھی نہیں مجھے حق ہے بلکہ آپ کی دعا چاہئے ...... آپ کی دلی تڑپ اور دعا چاہئے کہ یوں بھی کمزور مت سمجھے اگر ...... پروگرام بن جائے ...... ہم چوک پہ بھی اپنے موقف کی بیان کرنے کی سکت رکھتے ہیں ...... ہم کسی بھی عبادت گاہ ...... کسی بھی مسجد ...... کسی بھی محلے میں اپنے پروگرام کو پیش کرنے کا بنیادی حق رکھتے ہیں جب کہ وہ

مفادات ایک عقیدے کے ذریعے ملتے ہیں تو عقیدے کو قربان کر دیا جائے ...... یہ تو گویا عقیدے سے پیار نہ ہوا ...... یہ تو مفادات سے پیار ہوا ...... میری سب سے بڑی کوشش اور درخواست محنت و جستجو یہ ہے کہ ایک ایسا عنصر ایسی جماعت ایسا گروہ تیار ہو جائے کہ جس کے دل میں عقیدے کا پیار ہو ...... مفادات سے ہٹ کر ...... اولاد سے ہٹ کر ...... عقیدے کے مقابلے میں اس کی جائیداد کی ویلیو اس کی آنکھوں میں باقی نہ رہے ...... عقیدے کے مقابلے میں اس کی نظر میں اپنی اولاد کی ویلیو نہ رہے ...... عقیدے کے مقابلے میں اس کے ذاتی مفادات کوئی وقعت نہ رکھتے ہوں ...... یہ ہے پکا اور سچا مومن مسلمان اور دل سے ایک عقیدے کو تسلیم کرنے والا ...... اشداء علی الکفار ...... کا مصداق ہو ...... یہ بات میرے ذمہ رہی ...... میں نے آج تک پندرہ برس کے اس قلیل عرصہ میں آپ کے شہر میں کونے کونے پر چوک چوک پر کھڑے ہو کے ...... اس بات کو واشگاف کیا ہے ...... چیلنج دیا ہے کہ آپ آئیے میں اس بات کو صرف سادہ عدالت کے کٹہرے میں ...... میں ثابت کرونگا

قرآن و سنت پہ مبنی ہے ...... ایک مسلمان محلے میں اسے بیان کرنے کا حق ہے اور ہم اس فریضہ کو سرانجام دیتے ہیں تو اپنے آپ لوگ اس عقیدے کی ویلیو اور قدر و منزلت کو پہچان جاتے تو یقیناً آپ کا آج وہ حشر نہ ہوتا جو بظاہر نظر آتا ہے ...... آپ کا یہ انتشار نہ ہوتا جو نظر آتا ہے۔

اتحاد و یکجہتی میں کامیابی ہے:

آپ کی آپس میں رنجشیں نہ ہوتی جو آج بظاہر نظر آتی ہیں:

الکفر ملت واحدۃ

کفر تو پورا منظم ہے ...... کفر تو ایک سٹیج پہ جمع ہے ...... کفر تو متحد ہو کر میدان عمل میں اتر چکا ہے ...... لیکن اس کے برعکس آپ لوگ کفر سازش کا شکار ہو کر اپنے آپ کو تباہ و برباد کرنے کے کنارے پر لے جانے کیلئے شب و روز سرگرم عمل ہیں۔

میں تفصیل میں اسلئے نہیں جانا چاہتا کہ آج کی گفتگو کا موضوع وہ نہیں ...... میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ ...... اگر عقیدے کے ساتھ پیار آجائے ...... محبت آجائے ...... اور اس

کی گالی دی ہے...... اگر اسے گرفتار نہ کیا گیا تو ہم کفن پہن کے میدان میں آئیں گے......
ایک عرصہ تک ہم اس محنت میں لگے رہے کہ...... اگر انتظامیہ بات مانتی ہے تو ہم خطرناک راستہ اختیار نہ کریں...... ہاں جب مایوس ہو جائیں گے تو اگلا قدم پھر دیکھا جائے گا...... (انشاءاللہ)۔

اپنے ہی گراتے ہیں نشیمن پہ بجلیاں:

پھر اس دور میں جب کہ سنیت دو حصوں میں بٹ چکی ہے...... جب سنیت ہی ہماری پگڑی دکانوں پر بیٹھ کے اچھالتی ہے...... جبکہ سنیت ہی ہماری غیبت میں مبتلا ہے...... جب کہ سنیت ہی ہمارے گلے میں پھندا ہے...... جب کہ سنیت ہی کی زبان سے ہمارے خلاف گالی گلوچ تک نکل آئی ہے...... معلوم نہیں ہم نے ان سنیوں کا نقصان کیا کیا ہے...... ہم نے تو وہی موقف اختیار کیا جو ان کا تھا...... ان کے باپ دادا کا تھا...... ہم نے اپنا سب کچھ قربان کر کے اپنی جان پیش کر کے ہتھکڑیاں پہن کر...... بیڑیاں پہن کر جیل کی سلاخیں چوم کر...... عدالتوں کے کٹہرے میں اکیلے کھڑے ہو کر تیرے موقف کو نقصان نہیں پہنچنے دیا، معلوم نہیں تو گالیاں کس لئے دیتا ہے کہ ہم نے تیرا نقصان کیا کیا تھا...... لیکن با ایں ہمہ کہ سنیت بھی گالیاں دینے والی تھی...... پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دستار کا تقدس ہم نے چھوڑا نہیں...... وہ ٹیچر گرفتار ہوا...... اس کے خلاف مجسٹریٹ نے انکوائری کی...... اس نے اس کو مجرم گردانا...... وہ گرفتار رہا...... جیل گیا...... اس کے بعد ایک اور شخص نے کوٹ شاکر میں بکواس کی ہے جسے آج گرفتار کر لیا ہے...... آپ نہیں سمجھے۔

میں دست بستہ عرض کروں گا...... یہ ہی میں چیختا تھا کہ تم الیکشن میں غلطی کر رہے ہو، الیکشن میں دشمن کو طاقت دینے کے بعد تم روؤ گے...... تم پیٹو گے...... تم مار کھاؤ گے...... پھر سر ہمارا ہوگا...... سر ہم دیں گے...... مقابلے میں ہم آئیں گے...... مقدمات پھر ہمارے خلاف ہوں گے...... آپ نعرے مار کے چلے جائیں گے...... لیکن اس وقت بعض لوگوں نے بات نہیں مانی...... نتیجتاً رفض جب برسر اقتدار آیا تو اس کے کیڑے...... اس کے چیلے، ٹاؤٹ...... اس کے چمچے شروع ہو گئے...... اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

خلاف تبرا بازی پر...... لیکن با ایں ہمہ کہ رفض پوری طاقت پر تھا...... ہم نے بے سروسامانی کی حالت میں اس کی طاقت کا مقابلہ کیا ہے...... ان کی سفارش کا توڑ پیش کیا...... وہ سفارش پیش کرتے تھے...... ہم یہ اعلان پیش کرتے تھے کہ اگر اس میں ہمارے ساتھ دھوکہ کیا گیا...... دجل وفریب سے کام لیا گیا...... تو لکھ لیجئے کہ محض تقریر نہیں ہم عملی جامہ پہنائیں گے...... اگر ہماری موت آ گئی...... دن ختم ہو چکے ہیں...... تو صدیقؓ کے کھاتے لگ جائیں گے...... اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہوگی۔

خبردار ہم جان پہ کھیل جائیں گے:

انہوں نے بڑے بڑوں کی سفارشیں کرائیں...... سپیکر تک سفارش ہو کہ کوٹ ملد یب کے اسکول ٹیچر کو چھوڑ دیا جائے...... مقابلے میں صرف ایک للکار تھی...... خبردار اگر پرچہ واپس لیا...... پرچہ نہ ہوا تو ہم کفن پہن کے آئیں گے...... اس ایک للکار نے تمام سفارشیں پامال کی ہیں...... سپیکر کی طاقت پامال کی ہے...... اس کی بیگم کا فون پامال کیا ہے، دنیائے رفض کی پوری طاقت کو پامال کر کے ہم نے صدیق کے دشمن کو گرفتار کرایا ہے...... اور میں یقیناً داد دیتا ہوں...... اس سٹی مجسٹریٹ رانا عبدالغفار کو کہ جس نے انصاف کے تقاضے پورے کئے ہیں...... دینی چاہئے داد...... یا...... نہیں دینی چاہئے (دینی چاہئے) کوئی اچھا کام کرتا ہے تو اس کو داد دینا چاہئے...... اس نے انصاف کے تقاضے پورے کئے...... کوئی رشوت...... کوئی سفارش تسلیم نہیں کی...... ہم نے صرف مطالبہ رکھا تھا کہ اگر ہماری معلومات غلط ہیں...... چھوڑ دیجئے...... معلومات صحیح ہیں تو ملزم چھوٹنا نہیں چاہئے۔

الحمدللہ ہم شکر گزار ہیں کہ ایک انصاف پسند افسر کے کہ جس نے انصاف کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا...... چاہے اس کو کسی موڑ پہ اپنی ملازمت بھی خطرے میں نظر آتی ہوگی، بہر حال اس نے انصاف پہ مبنی تین ورقوں میں اپنی رپورٹ لکھی کہ واقعی اس سکول ٹیچر نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو گالی دی ہے...... پرچہ ہوا...... ملزم گرفتار ہوا...... حتیٰ کہ ملازمت سے بھی وہ آج معطل ہو چکا ہے...... لیکن میں یہ کہہ اس لئے رہا ہوں کہ اگر آپ

پاکستان میں چھپ رہی ہے جس کا نام ہے ''حقیقت فقہ جعفریہ'' اس کتاب کے صفحہ نمبر ۲۷ پر واضح اور جلی حروف میں لکھا ہے کہ سنی فقہ بلے بلے...... سنی علماء کی زبانی یہ ہے کہ بیچارے سنیوں کے عقیدے کی شان...... بات بھی کسی حد تک درست معلوم ہوتی ہے...... ذرا توجہ کر اور اپنے جگر پر ہاتھ رکھ کر اپنے ذاتی مفادات کو دو منٹ کیلئے پس پشت ڈال کر حق نواز کی بات پر ایک ایماندارانہ نظر کر کہ میں چیختا کیوں ہوں...... کہتا کیا ہوں...... کچھ تجھ سے مانگتا نہیں، تیرے ضمیر کی لاج مانگتا ہوں...... دیکھ الفاظ کیا استعمال کرتا ہے...... کہتا ہے......
چوں کہ ابوبکر و عمر عثمانؓ خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی شکل ہے...... معاذ اللہ۔

میں اور اشتعال......؟

میں نے اس لئے لاؤڈ سپیکر بند کیا ہے کہ گھروں میں مائیں اور بہنیں سنتی ہوں گی، لوگ مجھے کہتے ہیں جذباتی ہے...... مجھے کہتے ہیں قوم میں تفریق ڈالتا ہے...... مجھے کہتے ہیں کہ نفرت پھیلاتا ہے...... میں آپ کو آپ کے ایمان کا واسطہ دے کر کہتا ہوں...... آپ نے جو والدہ کا دودھ پیا اس کا واسطہ دے کر کہتا ہوں...... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ جس شخص نے یہ کتاب لکھی ہے...... کیا اس کے کفر میں کوئی شبہ ہے؟ (نہیں)...... وہ کون لوگ ہیں جو آج یہ غلیظ زبان اصحاب پیغمبر کے خلاف بکتے چلے جا رہے ہیں...... اس کیلئے تم کہتے ہو میں نرمی اختیار کرلوں...... رب العالمین کی قسم! میری زبان کھینچ کے رگڑی جا سکتی ہے...... پر میں صدیق کے دشمن کو کبھی بھی مسلم ماننے کو تیار نہیں ہوں۔

اس رب کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے...... تیرے پاؤں پر ٹوپی رکھتا ہوں، اللہ گواہ ہے دل میں بدنیتی نہیں...... اللہ گواہ ہے کہ کسی میں جرات ہے تو یوں خانہ خدا کے اندر کھڑا ہو کے قسم اٹھا کے دکھائے...... قسم اٹھانا آسان کام نہیں ہے...... میں حلف دے کے کہہ رہا ہوں...... میرے کوئی ذاتی مفادات نہیں ہیں...... میں کسی سیاسی وڈیرے کا

ایجنٹ نہیں ہوں ...... کسی کا ٹاؤٹ نہیں ہوں ...... کسی کا کاسہ لیس نہیں ہوں ...... میں نے تو تجھ سے صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) کی پگڑی کیلئے بھیک مانگی ہے ...... میں کچھ اور نہیں مانگتا، صرف یہ ہی کہتا ہوں ...... صرف اکیلا میں نہیں میرے اکابر بھی تشریف فرما ہیں جن کی موجودگی میں ...... میں اپنا موقف بیان کر رہا ہوں ...... ہم تم سے اور کچھ تو نہیں مانگتے بھائی، صرف یہ کہتے ہیں دکانوں پر بیٹھ کر اگر تم بھی گالیاں دو ...... صدیق کا دشمن بھی گالیاں دے، اور کبھی کئی دشمن ہیں وہ بھی گالیاں دیں تو بھائی بہر حال زندگی تو ہماری گذر جائے گی ...... لیکن اتنا دل کو سکون ضرور ہوتا ہے کہ جب تک تم گالیاں دو گے ...... اگر میرا موقف صحیح ہے تو خالق ارض وسما اس کا مجھے اجر عنایت فرمائے گا ...... تم جو کر رہے ہو اس کا بھی اجر ملے گا ...... درخواست میری اتنی تھی کہ ہم پر فتویٰ عائد کرنے والو! ذرا زبان کا اندازہ لگایئے کہ یہ وہ کتاب ہے جو اردو زبان میں چھپتا ہے ...... پاکستان میں یہ لٹریچر تقسیم کیا جا رہا ہے ...... اس کو بانٹا جا رہا ہے ...... اور صدیق اکبرؓ ...... عمرؓ ...... عثمان رضی اللہ عنہم کے متعلق یہ غلط عقیدہ پاکستان کی سرزمین پر بیان ہوتا ہے ...... اس ظلم کے خلاف ہم نے آواز اٹھائی ہے ...... اور آپ سے اپیل کی تھی اور کرتا ہوں اور تا دم زیست کرتا رہوں گا ...... جن لوگوں نے جس فرقے نے ...... جس جماعت نے یہ زبان استعمال کی ہے ...... وہ بھائی بن سکتا ہے میرا؟ (نہیں) دیانتداری سے خانہ خدا میں بیٹھے ہیں ...... جی بن سکتا ہے بھائی؟ (نہیں) میرا جرم کیا ہے؟ قصور کیا ہے میرا ...... ہم نے تو نفرت نہیں پھیلائی۔

سوال یہ ہے کہ اس قسم کا غلیظ لٹریچر جس نے اہل سنت کو پریشان کر دیا ہے ...... اور حکومت وقت کا اس قسم کے لٹریچر پر ہمیشہ کیلئے پابندی عائد نہ کرنا مزید افسوسناک ہے ...... اس لئے میں نے آپ سے درخواست کی ہے کہ آپ اپنے آپ کو تیار کریں ...... آگ لگانے کیلئے نہیں بلکہ اپنا حق لینے کیلئے ...... اپنے حق کی آواز کو بلند کرنے کیلئے ...... اپنی حیثیت اپنی اکثریت کے حقوق منوانے کیلئے ...... آپ اپنے آپ کو تیار کریں ...... یہ میرا مطالبہ درست ہے یا غلط؟ (درست ہے) تیاری کریں گے آپ یا نہیں کرینگے؟

معاویہؓ اور حسن رضی اللہ عنہم:

خیر میں بہت دور نکل گیا...... عرض یہ کر رہا تھا کہ اصول ذہن میں بٹھا لیجئے کہ ظلم کی طرف جھکنے کی اجازت نہیں ...... اگر انسان میں جرات نہیں رہی ...... اگر طاقت نہیں رہی...... ٹکرا نہیں سکتا ظلم سے...... جبر ہے تو اس کو قرآن حکم دیتا ہے...... ہجرت کر جاؤ...... علاقہ چھوڑ جاؤ۔

دوسری بات یہ کہ حسن بن علی نے معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت نہ کی ہو تو بھی ہم مجرم...... حسن بن علی نے معاویہؓ کو سلطنت نہ سونپی ہو تب بھی ہم مجرم...... حسن بن علی نے اگر معاویہؓ ابن ابی اسفیان سے سالانہ وظائف نہ لیئے ہوں تب بھی ہم مجرم لیکن اگر سالانہ وظائف بھی لیئے تب بھی ہم مجرم......؟

معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی ہے...... اپنی سلطنت اور خلافت چھوڑ کے خلافت معاویہؓ بن ابی سفیان کے حوالے بھی کی ہے تو اگلا میرا سوال یہ ہے کہ اگر معاویہؓ مومن نہیں تھا، حسن نے بیعت کیوں کی......؟ معاویہؓ صادق نہیں تھا...... حسنؓ نے بیعت کیوں کی...... معاویہؓ امین نہیں تھا...... حسن نے بیعت کیوں کی...... معاویہؓ سچا نہیں تھا...... حسنؓ نے بیعت کیوں کی...... معاویہ صحیح حکمران نہیں تھا...... حسن نے بیعت کیوں کی......؟ معاویہ صحیح نہیں تھا...... حسنؓ نے وظیفہ کیوں لیا...... معاویہؓ غلط تھا...... حسنؓ نے خلافت کیوں دی؟ معاویہؓ کے متعلق اگر یہ تھا کہ آئندہ یہ آنے والے حالات میں خطرناک ہوگا...... تو بقول رافضی امام عالم الغیب ہوتا ہے...... پھر بھی یہ چاہیئے تھا کہ حسن بن علیؓ...... معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے...... اور یہ سمجھ لیتے کہ آنے والے حالات میں اس سے نقصان ہوگا...... لیکن سب کچھ ہونے کے باوجود حسن بن علی معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں...... ان کو مقتداء مانتے ہیں...... ان کو امیر المومنین مانتے ہیں...... ان سے سالانہ وظائف لیتے ہیں...... تو میرا ایمان ہے کہ حسن نے جو کیا صحیح کیا...... جو کیا درست کیا...... جو کیا قوم...... ملک...... ملت اہل سنت کے مفاد میں کیا۔

ہاں اگر کوئی شخص معاویہؓ کو نہیں ماننا چاہتا تو اسے حسن بن علی کا بھی انکار کرنا چاہئے، اس بنیاد پر کہ اگر معاویہؓ غلط ہے تو حسن بیعت کیوں کرتا ہے؟ قرآن اس بیعت کی اجازت نہیں دیتا...... قرآن ہجرت کا آرڈر کرتا ہے...... قرآن ہجرت کا حکم دیتا ہے...... اگر معاویہؓ میں صدق نہ ہوتا...... امانت نہ ہوتی...... عدل نہ ہوتا...... الفت نہ ہوتی...... تدبیر نہ ہوتی تو معاویہؓ بن ابی سفیان سلطنت کے لائق نہ ہوتے...... معاویہؓ کاتب وحی نہ ہوتے...... معاویہؓ پیغمبر کے سچے ساتھی نہ ہوتے...... معاویہؓ پیغمبر کے پکے صحابی نہ ہوتے...... حسن بن علی کٹ جاتے اور بیعت نہ کرتے...... لیکن حسن نے بھی بیعت کی حسین نے بھی بیعت کی...... جب بیعت کر چکے تو معاویہؓ کا دشمن بھاگا ہوا آیا معاویہؓ کا دشمن بکتا ہوا آیا...... آ کے کہتا ہے...... حسن تو نے باپ کی طرح مومنین کو ذلیل کیا ہے...... اور اس نے یہ کہا اے مومنوں کو ذلیل کرنے والے...... یہ کہہ کر حسن بن علیؓ کے پاؤں سے مصلیٰ کھینچا...... جلاء العیون شیعہ کی کتاب اٹھایئے...... حسن بن علی کا خیمہ لوٹ لیا...... میں یہ سوال کرونگا کہ...... خیمہ لوٹنے والا اگر معاویہؓ کا حمایتی ہے تو معاویہؓ غلط...... اگر خیمہ لوٹنے والا معاویہؓ کا دشمن ہے...... اور خیمہ حسن کا لوٹتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ جس نے حسن کا خیمہ لوٹا وہ معاویہؓ کا دشمن تھا...... اور معاویہؓ کا دشمن ہے...... وہی حسن کا دشمن ہے...... جو معاویہؓ کا گستاخ ہے...... وہی حسن کا بھی گستاخ ہے۔

جلاء العیون...... شیعہ کی معتبر ترین کتاب کہتی ہے کہ...... حسن کے پاؤں سے مصلیٰ کھینچا...... ان کا خیمہ لوٹ لیا...... اور کہنے لگے...... او مومنوں کو ذلیل کرنے والے! تو نے معاویہؓ کے ہاتھ پہ بیعت کر لی ہے...... اس کے جواب میں زہرہ کا جگرہ پارہ...... اس کے جواب میں زہرہ کا نور نظر...... اس کے جواب میں زہرہ کے جگر کا ٹکڑا جھکا نہیں...... زہرہ کے لال نے معافی نہیں مانگی...... زہرہ کے لال نے معاویہؓ سے بغاوت نہیں کی...... بلکہ جلاء العیون میں معاویہؓ بن ابی سفیان کے متعلق نواسہ پیغمبر کا زہرہ کے لخت جگر...... حیدر کرار کے جگر کے ٹکڑے کا یہ اعلان موجود ہے کہ:

او ظالمو! معاویہؓ میرے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے......او دنیائے رفض الٹی لٹک جا، میرا چیلنج ہے اگر جلاء العیون میں یہ لفظ نہ ملے کہ "معاویہؓ دنیا و مافیہا سے میرے لئے بہتر ہے" یہ لفظ نہ ہوں مجھے گولی مار دے...... یہ لفظ حسن کے نہ ہوں مجھے جوتے مار......اور یہ الفاظ جلاء العیون شیعہ کی کتاب میں نہ ہوں...... میری وہ سزا جو چور کی سزا......اگر لفظ بھی حسن کے ہوں......موجود بھی شیعہ کی کتاب میں ہوں......تعریف بھی معاویہؓ بن ابی سفیان کی ہو......تو جو آج...... معاویہؓ بن ابی سفیان کے خلاف زبان نکالے گا......میں اسے طوائف کی نسل سے تو کہہ سکتا ہوں...... میں اسے حیض کا ناپاک خون تو کہہ سکتا ہوں...... میں اسے ملک وملت کا غدار تو کہہ سکتا ہوں......ملت کی تباہی کا سبب تو کہہ سکتا ہوں......اس کو اسلامی فرقے میں لکھ کے میں مسلم قوم کی توہین نہیں کرسکتا۔

کتنی دوٹوک بات ہے......پڑھئے جلاء العیون...... جو اقرار کر رہی ہے حسن بن علیؓ کہتا ہے کہ معاویہؓ میرے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے" معاویہ قربان تیرے تدبر پر...... قربان تیرے کمال پر کہ جس کمال نے......جس تدبر نے......جس بصیرت نے حسن بن علی کو بھی ......اس بات کے اقرار کرنے پر مجبور کر دیا ہے کہ سلطنت کو معاویہؓ بن ابی سفیان سنبھال سکتا ہے......بعض پیش رو خطباء فرما رہے تھے کہ حضرت معاویہؓ کی خلافت بیس یا انیس سال ہے......وہ اپنی جگہ درست فرما رہے تھے......بیس یا انیس سال تو ہیں آپ کے بحیثیت خلیفہ اور امیر المومنین ہونے......لیکن اقتدار میں آئے ہوئے معاویہؓ بن ابی سفیان کو اکیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بحیثیت خلیفہ:

امیر المومنین معاویہؓ حضرت عمر بن الخطاب کے دور میں گورنر رہے......عثمان بن عفان کے دور میں گورنر رہے......اور پھر بذات خود امیر المومنین رہے......اکتالیس سال کی طویل مدت میں......معاویہؓ بن ابی سفیان کے کسی علاقہ میں تحریک چلی ہو......کسی نے آواز اٹھائی ہو......کوئی واویلہ ہوا ہو......کسی نے معاویہؓ بن ابی سفیان کے خلاف میٹنگ کی ہو یا سوچا ہو،

آپ کا تختہ الٹنے کے پروگرام بنائیں ہوں ...... تو آیئے پیش کیجئے اگر نہیں بنایا تو پتہ چلا کہ تاریخ میں مقبول ترین خلیفہ ہے معاویہؓ بن ابی سفیان کہ جس کے اکتالیس سال کے دور میں کوئی تحریک نہیں چلتی ...... کوئی فتنہ نہیں اٹھتا حتیٰ کہ اتنا لوگوں کے دلوں میں اثر رکھتا ہے ...... اتنا ہر دل عزیز ہے کہ "نہج البلاغہ" میں حیدر کرار کا فیصلہ نقل کیا گیا ہے کہ آپ (حضرت علی) نے اپنی قوم کو کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں تم میں سے دس دوں اور معاویہؓ سے ایک لے لوں ...... تم پاگل ہو تم غلط کار ہو ...... تم نافرمان ہو ...... تم خطان ہو ...... تم شرارتی ہو ...... سب کچھ کہا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ تم اتنے غلط کار ہو ...... معاویہؓ اگر اپنے ایک ساتھی کو کہتا ہے کہ آگ میں کود جاؤ تو وہ کود جاتا ہے وہ کہے دریا میں چھلانگ لگا دو وہ چھلانگ لگا دیتا ہے ...... وہ کہتے کھڑا رہ کھڑے رہتے ہیں ...... وہ کہتے بیٹھ جا بیٹھ جاتے ہیں ...... اور تم میری ایک بات نہیں مانتے ...... گویا حیدر کرار نے اقرار کیا کہ معاویہؓ اتنا ہر دل عزیز ہے کہ اس کے ساتھی اس کا ہر حکم مانتے ہیں ...... ان کے ساتھی ان پہ جان دیتے ہیں ...... ان کے ساتھی ان کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں ...... اور کسی بھی ظالم کے ساتھ اتنی محبت نہیں ہو سکتی کہ مقابلہ میں ایک آدمی بھی موجود ہو ...... حیدر کرار جیسا موجود ہو ...... اگر ان پر ظلم کرتے تو معاویہؓ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما ...... تو وہ ایک نکل کے علی کی فوج میں بھرتی ہوتے کہ معاویہؓ کے ظلم سے بچ جائیں ...... جب دو طاقتیں ایک دوسرے کے مقابلے پر آئیں ...... اگر معاویہؓ اپنے ساتھیوں پر ظلم کرتے ...... ان پر انکی طرف سے تشدد ہوتا ...... وہ معاذ اللہ غلط کار ہوتے آج وہ وقت تھا ...... معاویہؓ بن ابی سفیان کی فوج کا ایک ایک آدمی ٹوٹ کے علی بن ابی طالب کی فوج سے ملتا اور معاویہؓ کا تختہ الٹ دیتے ان کو شہید کر دیتے کچھ کر ڈالتے۔

لیکن ایک بھی نہیں ٹوٹا ...... بلکہ اس کے برعکس حیدر کرار اقرار کرتے ہیں کہ معاویہؓ کہتا ہے کہ آگ میں کود جاؤ اور اس کے ساتھی کود جاتے ہیں ...... معاویہؓ کہتا کہ دریا میں چھلانگ لگاؤ اس کے ساتھی دریا میں چھلانگ لگا دیتے ہیں ...... یہ مقبولیت کی دلیل ہے جس کا اقرار "نہج البلاغہ" کر رہی ہے کہ معاویہؓ لوگوں کے دلوں میں گھر کر چکے تھے ...... ان کی بصیرت

ان کا تدبر اتنا اعلیٰ تھا کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے مشورہ طلب کیا۔

امیر المومنین معاویہؓ نبی اکرم کی نظر میں:

واضح بات ہے کہ مسئلہ کوئی نتیجہ خیز ثابت نہ ہوسکا تو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ...... ادعوا معاویة ...... معاویہ کو بلایئے...... سوال یہ ہے کہ آقا قریش کے اتنے بڑے بڑے آدمی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی موجودگی میں...... پھر آپ قریش کے نوجوان کو طلب کر رہے ہیں؟ آہا آہا...... پیغمبر قربان تیرے ارشاد پر...... فرمایا...... ادعوا معاویة...... بلایئے معاویہ کو...... آقا کیوں؟...... فرمایا...... فان هو قوی علیم ...... وہ عظیم ترین قوت رکھتا ہے...... امین ہے وہ جو رائے دیگا...... خیانت نہیں کریگا...... اور رائے دینے میں جو قوی ہے...... صاحب تدبر ہے...... اور جب فاروق اعظم تشریف لے گئے تو معاویہؓ بن ابی سفیان نے استقبال کیا...... اور بڑی ٹھاٹھ سے استقبال کیا...... فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نہایت سادگی پسند تھے۔

کپڑوں کو پیوند لگے ہوا کرتے تھے...... مشہور تاریخی واقعات ہیں تو وہ بپھر گئے...... ناراض ہوتے...... معاویہؓ یہ کیا کر دیا تو نے...... اتنا پر تپاک استقبال کس نے اجازت دی...... حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ امیر المومنین تھے...... معاویہؓ ماتحت گورنر ہیں...... فاروق اعظم نے جھنجھوڑا...... ڈانٹ دی...... کیوں کیا ہے...... حضرت معاویہؓ نے احترام سے گردن جھکا کر کہ عمر بہت بڑی محترم شخصیت ہے...... عمر طلب پیغمبر ہے...... عمر تمنائے مصطفٰے ہے...... عمر مراد مصطفٰے ہے...... عمر فاروق اعظم ہے...... عمر پیغمبر کے اس ارشاد کا مصداق ہے کہ:

لو کان بعدی نبی لکان عمر

اس عمر کے سامنے گردن کیسے اٹھاتے...... جھکالی...... سن لیا...... قبلہ اگر اجازت ہو تو میں بھی اپنا موقف پیش کروں...... فرمایا بے شک...... عرض کیا میں دشمن کی سرحد پر بیٹھا ہوں،

اس لئے میں نے ٹھاٹھ سے استقبال کیا کہ دشمن کے دل میں اسلام کا رعب بیٹھ جائے ...... میں نے دکھاوا نہیں کیا ...... میں نے تکبر نہیں کیا ...... دشمن کے دل میں رعب ڈالا ہے ...... جیسے آقا نے فرمایا تھا کہ بیت اللہ کا طواف کرنا، مدینہ ہجرت کرنے کے بعد جب صحابہ آئے ...... بیمار ہوئے ...... کمزور ہو گئے ...... آقا نے فرمایا کہ بیت اللہ کا طواف کرو گے ...... بیماری کی وجہ سے مدینہ کی آب و ہوا کی وجہ سے کمزوری ہے ...... اگر تم کمزوری دکھا کے چلو گے تو کفر کا رعب بڑھ جائے گا ...... طواف تو اللہ کے گھر کا کرنا ہے ...... جہاں سراپا عجز ہے، جہاں سراپا جھکنا ہے ...... پر تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ وہ اکڑ کے چلئے جسے رمل کہا جاتا ہے، صحابہ اکڑ کے چلے تا کہ دشمن کو یہ محسوس نہ ہو کہ یہ کمزور ہو گئے ہیں۔

معاویہؓ نے استدلال پیش کیا ...... فاروق اعظم نے تھپکی دی ...... شاباش دی ...... اور فرمایا ...... معاویہؓ تیری بصیرت ...... تیرے تدبر کا قائل ہو گیا ہوں میں ...... یہ ...... یہ وہ معاویہؓ بن ابی سفیان ہیں جن کو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلب کیا ......

آقا کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب وہ اپنے ساتھیوں سے اور دوستوں سے:

وامرهم شورىٰ بينهم

اس آیت کے تحت مشورہ لیا کرتے تھے ...... اس لئے حضرت معاویہؓ کو بلایا ...... اور مشورہ لیا ...... یہی وہ معاویہؓ بن ابی سفیان ہیں جو آقا دو عالم کے ساتھ سواری پر سوار تھے، آقا تشریف لے جا رہے ہیں ...... حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان کا بطن مبارک خاتم الانبیاء کی پشت مبارک سے مس ہے ...... آقا چلتے ہوئے گویا سوال کرتے ہیں ...... معاویہؓ تیرے جسم کا کونسا حصہ میرے وجود سے مس ہے ...... حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان نے کاتب وحی نے سیدہ ام حبیبہؓ کے حقیقی بھائی نے اور سرتاج انبیاء کے انتہائی مدبر صحابی نے جواب عرض کیا، آقا میرا پیٹ ہے جو آپ کے جسد اقدس سے مس کرتا ہے ...... خاتم الانبیاء نے معصوم ہاتھ اٹھا لئے ...... مقدس ہاتھ اٹھا لئے ...... مطہر ہاتھ اٹھا لئے ...... خالق ارض و سما کی بارگاہ میں گڑگڑاہٹ کے ساتھ استدعاء کی ...... اللہ معاویہؓ کے پیٹ کو علم سے بھر دے ......

اتنا مقدس صحابی خاتم الانبیاء ﷺ کا...... اتنا لاڈلا اور پیارا صحابی جبرائیل علیہ السلام قرآن لے کے اترتا ہے...... خاتم الانبیاء ﷺ معاویہؓ کے ہاتھ میں قلم دان دے دیتے ہیں کہ وحی لکھتے جایئے۔

آپ کیا سمجھتے ہیں کہ معاویہ ؓ معمولی شخصیت کا آدمی ہے...... آج پروپیگنڈہ کی نظر کر دیا...... آپ نے...... جگہ جگہ رفض ان کے خلاف تبرا بازی پر اتر آیا...... آپ لوگ اپنے بچوں کا نام معاویہؓ رکھنے کو تیار نہیں ہوتے...... کچھ لوگ حضرت معاویہؓ سے نفرت کرتے ہیں اور نفرت دلانے کے لئے یہ اس سرگرمی میں بھی ملوث ہیں...... اوتوبہ توبہ معاویہؓ نام رکھ دیا ہے تو نے بیٹے کا...... کئی لوگ آپ کو گالیاں دیتے ہوئے نظر آئیں گے...... جب کوئی گالی دینی ہو تو معاویہؓ کے نام سے بلاتے ہوئے آپ کے شہر میں لوگ مل جائیں گے...... اومعاویہؓ بات سن...... بطور گالی کے گویا اس نام کو استعمال کیا جارہا ہے...... سنیت کی غیرت کا وقت ہے۔

اپنے بچوں کا نام معاویہ رکھیں

تیرے بچے کا نام معاویہؓ کیوں نہ ہو...... الحمدللہ میں ترغیب دلانے کیلئے عرض کرتا ہوں...... میں نے اپنے ایک بیٹے کا نام حسنین معاویہؓ رکھا ہے...... اور ڈنکے کی چوٹ پر رکھا ہے...... اور یہ سمجھ کر رکھا ہے کہ معاویہؓ ایک صادق اور امین صحابی تھا...... پیغمبر کا کاتب وحی تھا...... خاتم الانبیاء ﷺ کا مدبر صحابی تھا...... اور یقیناً اس صحابی کے نام پر نام رکھنے چاہئیں تاکہ آنے والی نسلیں اس صحابی سے نفرت نہ کریں...... ان کے دلوں میں اس صحابی کی محبت ہو...... پیار ہو...... انس ہو۔

رجب کے کونڈے اور معاویہؓ:

میں عرض یہ کررہا ہوں کہ معاویہؓ بن ابی سفیان پیغمبر کا انتہائی قریب ترین صحابی ہے، کاتب وحی ہے...... جس کی موت کے دن...... تیرے محلوں میں...... تیرے شہر میں کونڈا پکتا ہے۔

آپ نے کبھی اس لفظ پر غور نہیں کیا...... دنیا میں کوئی خیرات...... دنیا میں کوئی حلوہ، دنیا میں کوئی پلاؤ...... دنیا کا کوئی کھانا...... "کونڈے" کے نام سے یاد نہیں کیا جاتا...... لوگ

اپنے مُردوں کی جمعراتیں کرتے ہیں لفظ ''کونڈا'' کوئی استعمال نہیں کرتا......لوگ عیدین پر حلوہ تیار کرتے ہیں......کوئی اس کا نام کونڈا نہیں رکھتا......لوگ اپنی میتوں کی خیرات کیلئے دیگیں پکاتے ہیں کوئی اس کا نام کونڈا نہیں رکھتا......حتیٰ کہ دنیا میں کوئی ایسی خیرات نہیں جو خیرات رات کی تاریکی میں ہو......جو خیرات چھپ کے ہو......جو خیرات اعلانیہ نہ ہوتی ہو، ایسی کوئی خیرات دنیا میں قطعاً نہیں ہے......سوائے ایک خیرات کے جس کا نام خیرات رکھا گیا......وہ جو ۲۲ رجب المرجب کو سرانجام دی جاتی ہے......یہ چھپ کے ہوتی ہے...... رات کی تاریکی میں ہوتی ہے......اور تاریکی میں بھی وہ ٹائم جب سناٹا چھایا ہوا ہو......کوئی ایک شخص بھی سڑکوں پر پھرتا نظر نہ آرہا ہو......رات کے آخری حصہ میں جب پوری دنیا سو جائے اس وقت یہ حلوہ پکتا ہے......پھر اس کیلئے ہدایات ہیں یہ......مکان کی چوکھٹ سے باہر نہ آئے......قریبی قریبی لوگ بلائیں جائیں......اور ساتھ ہی اس کا نام رکھا گیا ہے۔

''کونڈے شریف'':

میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ لفظ کونڈا آپ کی زبان کا لفظ ہے......عربی نہیں ہے...... فارسی نہیں ہے......یہ سعودیہ سے نہیں آیا......آپ کی زبان کا لفظ ہے......اور آپ کی زبان میں جب یہ کبھی استعمال ہوا ہے......تباہی اور بربادی کے لئے استعمال ہوا ہے......کاروبار کا کونڈا ہو گیا......اس کے معنی یہ نہیں کہ کاروبار بہت اچھا ہے......دکان کے کونڈے ہو گئے، اس کا مطلب یہ نہیں لیا جاتا کہ دکان پروان چڑھ رہی ہے ہے......اور حکومت کا کونڈا ہو گیا......اس کے معنی یہ نہیں لئے جاتے کہ فلاں حکومت بڑی مضبوط ہے......فلاں جماعت کا کونڈا ہو گیا......اس کے یہ معنے کبھی نہیں ہوتے کہ وہ جماعت بڑی منظم ہے......یہ لفظ کونڈا جہاں استعمال ہو گا وہاں مفہوم بربادی اور تباہی ہو گا......آخر آپ کی عقلیں کہاں گئیں......میری سنی ماں بہن کی مت کیوں ماری گئی......اس کے خاوند......اس کے بھائی......اس کے رشتہ دار مردوں کی عقلوں پر پردے کیوں پڑ گئے......آپ چھوڑیں معاویہؓ کے دشمن کو میں سنی کی بات کرتا ہوں کہ لفظ کونڈے سے یہ حلوہ پکتا ہے تو اس کی بیک

گراؤنڈ کیوں نہیں دیکھتا کہ یہ کونڈا ہی استعمال اس لئے ہوا کہ جب بائیس رجب کو معاویہ بن ابی سفیان کی وفات ہے...... رافضی نے اس وفات کو بربادی کے نام سے تباہی کے نام سے کونڈے کے لفظوں میں بیان کیا کہ کونڈا ہو گیا...... وہ اگلا لفظ استعمال ہی نہیں کرتا...... وہ اگلا نام نہیں لیتا کونڈا کس کا؟ مراد اس کی کاتب وحی ہے...... معاویہؓ بن ابی سفیان ہے...... مراد اس کی معاویہ پیغمبر کا سالا ہے...... مراد اس کی وہ انسان ہے...... وہ شخصیت ہے وہ مقدس بندہ ہے جس نے سب سے پہلے بحری بیڑا تیار کیا۔

جس نے قبرص جیسا جزیرہ لے کے دیا...... مسلمانوں کے قدموں میں ڈال دیا...... اس کی مراد کونڈے اور تباہی سے اس شخص کی موت ہے جسے معاویہؓ بن ابی سفیان کہتے ہیں...... جس نے رومی حکمران کے جواب میں کہا کہ جس نے علی بن ابی طالب کو دھمکی دی تھی کہ میں تیرے ساتھ لڑائی کرنا چاہتا ہوں یا میری بیعت کر لے...... اس وقت دھمکی دی جب معاویہؓ اور علی کی آپس میں چپقلش تھی تو بجائے اس کے علی بن ابی طالب جواب دیتے...... جواب رومی سلطنت کو علی کی طرف سے نہیں دیا گیا...... اس سے پہلے ابوسفیان کا بیٹا بولا...... اس سے پہلے قبرص کا فاتح بولا...... اس سے پہلے بحری بیڑا تیار کرنے والا بولا...... اس سے پہلے وہ بولا جس کو حسن بن علی نے دنیا و ما فیہا سے بہتر کہا...... اس سے پہلے کہ علی بولتے وہ معاویہؓ بولا...... جس کے ہاتھ پر حسن بن علی نے بیعت کی اس سے پہلے کہ علی بولتے اس سے پہلے معاویہؓ بولا...... کون معاویہؓ بن ابی سفیان...... جس نے کتابت وحی کی...... کون معاویہؓ جس کیلئے پیغمبر نے دعا کی:

اللھم اجعل معاویۃ ھادیا مھدیا

کون معاویہؓ جس نے استدعاء کی اللہ معاویہؓ کے پیٹ کو علم سے بھر دے...... اور کون معاویہؓ جس کی ہمشیرہ پیغمبر کا حرم ہے...... اور کون معاویہؓ جس کیلئے نبوت نے کہا:

ادعوا معاویۃ فان ھو قوی علیم

وہ بولا...... اور رومی کتے! خبردار! اگر علی کی طرف انگلی اٹھے گی تو معاویہؓ وہ ہاتھ تن

سے جدا کر دیگا......

کتنا بڑا کمال ہے معاویہؓ کی للکار کا......اس کے بعد اس رومی بدمعاش کو علی کو دھمکی دینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی ...... یہ آج کا معاویہؓ کا لعین دشمن ان کی موت کو تباہی سے تعبیر کرتا ہے اور واضح لفظوں میں معاویہؓ کا نام لیکر سنی کو دھوکا نہیں دے سکتا تھا......اس لئے لفظ کونڈا رکھا۔

لیکن میں نے عرض کیا ہے کہ کسی بھی خیرات کا نام کونڈا نہیں ہوتا...... آج بائیس رجب المرجب کو اس کا نام کونڈا کیوں رکھا گیا اس لئے کہ چونکہ حضرت معاویہؓ کی وفات ہے......ان کی اس وفات کو بربادی اور تباہی گویا...... معاویہؓ کی بربادی مراد دینا چاہتا ہے......اس بنیاد پر کونڈے کا لفظ استعمال کرتا ہے اور تو بڑی ٹھاٹھ سے کھاتا ہے...... تیرا ملاں بڑی ٹھاٹھ سے ختم پڑھتا ہے......تو بڑی ٹھاٹھ سے کھاتا ہے...... رات کے آخری حصے میں اس حد تک گویا تیرے پیٹ نے ایمان کو خیر باد کہا ہے......اس حد تک تیرا ضمیر خرید لیا گیا ہے......اس حد تک تو اپنے عقائد و نظریات سے اپنے موقف سے غافل ہو چکا ہے...... اللہ کی قسم! اگر جھنگ کا سنی حق نواز کو موقع دیتا...... ہر مسجد میں بولنے کا...... ہر چوک میں بولنے کا...... ہر بازار میں بولنے کا......تو مدت ہوئی ہوتی کہ رفض کا ستیاناس کر دیا جاتا......ایک محدود حلقے میں مجھے بولنے کا موقع ملتا ہے......باقی لوگ سوائے تبرا بازی کے کچھ نہیں کرتے۔

ابھی وقت ہے کہ؟

واللہ آپ موقع دے دیتے...... میں جنازہ نکال دیتا رفض کا......اللہ کے فضل و کرم سے دنیائے رفض چیخ اٹھتی......اب بھی وہ چیختی ہے......اب بھی......الحمد للہ بہت سارے مقامات میرے سامنے ملک میں ایسے آئے...... اللہ کے گھر میں کھڑا ہوں......رافضی گیا......ذاکر رافضی......اس کو لوگوں نے کہا زبان سنبھال کے بولنا......اگر تیری زبان میں کوئی ایسی بات آ گئی تو اگلے دن سنی حق نواز کو بلا لیں گے......الحمد للہ اللہ کے گھر میں کھڑا ہوں...... یہ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں......ایسے بعض مقامات آئے کہ صرف میرا نام لیا

گیا تو دشمن صدیق و معاویہ رضی اللہ عنہما کی زبان بند رہی اور وہ بول نہیں سکا.......

پوری جرات کے ساتھ میں نے اس موقف کو بیان کیا...... اور آخری بات کہتا ہوں، اللہ رب العالمین تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے...... عرصہ تین سال سے میں مناظرہ حسینیہ جو سرگودھا سے کتاب چھپی ہے اس کے خلاف احتجاج کر رہا تھا...... آج بھی میری کیسٹیں موجود ہیں...... احتجاج کیا...... قراردادیں موجود ہیں...... احتجاج کیا...... کتاب ضبط نہیں ہوئی چلتی رہی...... تا آنکہ پچھلے ہفتے مجھے لاہور میں ایک جگہ تقریر کرنے کا موقع مل گیا...... میں نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا۔

"مناظرہ حسینیہ" پر احتجاج:

کہ تاریخی شہر ہے...... صوبائی دارالحکومت ہے...... یہاں پوری صوبائی گورنمنٹ موجود ہے...... مختلف قسم کی ایجنسیاں وہاں موجود تھیں...... اللہ کے فضل و کرم سے اللہ کے گھر میں کھڑے ہو کے کہتا ہوں جذبات سے اس مجمع میں اشتعال پھیلایا جا سکتا تھا...... وہ میں نے پھیلا دیا...... اور مستقبل سے بے نیاز ہو کر پھیلایا...... یہ نہیں سوچا کہ انجام کار میرے ساتھ کیا بیتے گی...... یہ سب کچھ پس پشت ڈال کے لاہور کے اس اجتماع میں اس کتاب کے خلاف اشتعال تھا کہ اگر اس وقت میں اس مجمع کو کہتا کہ فلاں عمارت کو آگ لگا دیجئے...... بہر حال یہ اشتعال انگیز مطالبہ ہوا...... اور مطالبہ یہ ہوا تھا کہ کل یا پرسوں تک یہ کتاب ہمیں مارکیٹ میں نظر نہیں آنی چاہئے...... یہ مطالبہ تھا لوگوں نے ہاتھ بلند کر کے مطالبہ کیا...... کھڑے ہو کر آواز بلند کی...... صوبائی دارالحکومت تھا...... اگلے سے اگلے روز ایک دن چھوڑ کے وہ مناظرہ حسینیہ صوبائی گورنمنٹ نے ضبط کیا اور اخبارات میں چھپی...... آپ نے بھی اس کو پڑھا ہوگا۔

میں نے اس لئے آپ سے عرض کیا کہ اگر ہمارا بازو بن جائیں تو کیا ہی کہنے...... خدا کی قسم دنیائے رفض دم دبا کے بھاگ جائے لیکن جب آپ ٹانگ کھینچتے ہیں تو دکھ ہوتا ہے...... اصحاب پیغمبر اس ملک میں انتہائی مظلوم چلے جا رہے ہیں...... کیوں ان کی اولاد

نہیں کہ دفاع کرتی ان کی قوم نہیں کہ دفاع کرتی آج اگر آپ دفاع چھوڑ گئے...... آپ بتلائیں...... وہ جماعت جس نے تیرے پیغمبر کے کیلئے لہو دیا...... جس نے تیرے نبی کے اشارے ابرو پر اپنے بچے نیزوں کی انیوں کے سامنے رکھ دیئے...... جس جماعت نے تیرے پیغمبر کے حکم پر پیٹ پر پتھر باندھ کر غزوات میں حاضری دی ہے...... جس جماعت نے درختوں کے پتے کھا کے شعب بن ہاشم کی قید کاٹی...... جس جماعت نے وطن سے بے وطنی اختیار کی...... جس جماعت نے پیغمبر کے حکم پر اپنے رشتے داروں کی گردنیں کاٹیں، جس جماعت نے بیڑیاں پہنی جس جماعت کے ہاتھ میں کیل گاڑ کے دھوپ پہ لٹا دیا جاتا تھا...... جس جماعت کے بعض افراد کو انگاروں پہ لٹا دیا جاتا تھا......

اس کا جرم کیا ہے کہ آج اس کے خلاف ایک طوائف کا بیٹا زہر اگلے اور سنیت لمبی تان کر سو جائے...... میری صرف آپ سے درخواست یہ ہے کہ...... اصحاب پیغمبر مظلوم ہیں، آپ اٹھیں اور صرف ویسے نہیں سربکف اٹھیں...... غیرت کا پتلا بن کر اٹھیں...... جرات بن کے اٹھیں...... طاقت بن کے اٹھیں...... سنیت کا غلغلہ بن کے اٹھیں...... سنی نوجوان اپنی جان اپنا مال اس کیلئے قربان کرنے کو تیاری کرلیں...... اللہ کے فضل وکرم سے مجھے امید ہے کہ دنیائے رفض کبھی بھی کسی صحابی کے خلاف نہیں بک سکے گی...... صرف تجھ سے یہ درخواست ہے کہ ذرا سنبھل اور عقیدے کو سمجھ۔

میری گذارشات پہ کان دھریں اور ساتھ ہی دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العالمین ان نوجوان عزیز بچوں کو مزید کام کی توفیق دے...... اور ساتھ ہی دلی تڑپ کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ جو نوجوان کسی دشمن کے ہاتھ کا شکار ہو گئے ہیں ان سے درخواست ہے کہ معاویہؓ نے تو تمہارا کوئی جرم نہیں کیا...... معاویہؓ وہی ہے جو پچھلے سال تھا...... معاویہؓ وہی ہے جو اس سے پہلے تھا...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے تمہیں کوئی اختلاف...... کوئی انتشار نہیں رکھنا چاہئے...... کسی بھی صحابی کی عزت وناموس کے لئے تم اپنے اختلافات کو مٹا کر اتحاد و یکجہتی کے ساتھ میدان آنے کی کوشش کرو۔